سیدنا خیر التابعین

حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کی طرف منسوب واقعہ مکذوبہ کی وضاحت پر مشتمل



تحقیقی فتویٰ



مفکر اسلام فضیلۃ الشیخ حضرت علامہ

مصنف

مفتی فضل احمد چشتی قادری

ناشر

غوثیہ کتب خانہ

مین بازار مجاہد آباد مغلپورہ لاہور فون: 042-6103874، موبائل: 0307-4537073

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک آدمی کہتا ہے کہ حضرت اویس قرنی نے اپنے دانت شہید نہیں کیے تھے کیا وہ شخص حدیث کا منکر ہے؟ یا واجب القتل ہے؟

اور کیا حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دانت شہید کرنا ثابت ہے یا نہیں؟

برائے کرم کتب متداولہ سے راہنمائی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

والسلام مع الاکرام

السائل

محمد رحمت علی قادری۔ موضع چنڈیور شریف

الجواب ھو الموفق للصواب جل جلالہ۔

سیدنا خیر التابعین القرنی رضی اللہ عنہ کے متعلق عوام الناس میں جو مشہور ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی دندان شکنی فرمائی تھی اور سبب عشق رسالت ﷺ تھا سراسر جھوٹ اور وضعِ جُہّال ہے اگرچہ بعض تذکرہ کی کتابوں میں اس کا ذکر ملتا ہے لیکن وہ بے دینوں کی ملاوٹ ہے اس کا ثبوت کسی مستند اور محفوظ کتاب سے نہیں ملتا بلکہ اس کے برخلاف "طبقات کبریٰ" امام شعرانی میں ہے وقال ؛ والله ما کسرت رباعیته ﷺ حتی کُسِرَت رباعتی ولا شج وجهه حتی شج وجهی ولا وطئی ظهره حتی وطئی ظهری هکذ ارایت هذاالکلام فی بعض المنو لفات والله اعلم بالحال۔

یعنی حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم جس طرح رسول کریم ﷺ کا سامنے والا ایک دانت شریف کا کچھ حصہ مبارک شہید کیا گیا تھا اسی طرح میرے

بھی اسی دانت کا ایک حصہ توڑا گیا تھا اور جیسے سر شریف کو زخمی کیا گیا تھا میرے سر کو بھی اسی طرح زخمی کیا گیا تھا جس طرح آپ ﷺ کی پیٹھ شریف پر کچھ پھینک کر آپ ﷺ کو تکلیف پہنچائی گئی تھی اسی طرح مجھے بھی تکلیف پہنچائی گئی تھی یونہی میں نے بعض کتابوں میں دیکھا ہے اور حقیقت حال کو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

(طبقات الکبریٰ ذکر اویس قرنی صفحہ نمبر ۴۳ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت)

فتاویٰ بریلی شریف میں ہے کہ یہ روایت کہ حضور ﷺ کے دندان مبارک شہید ہو گئے اور اسکی خبر حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہوئی اور انہوں نے اپنے دانت شہید کر لئے یہ روایت نظر سے نہ گزری اور غالباً ایسی روایت ہی نہیں ہے اگرچہ مشہور یہی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاویٰ بریلی شریف صفحہ ۳۰۱)

فقیر کہتا ہے کہ شاید کسی جاہل نے کُسِرَتْ کو کَسَرْتُ واحد متکلم پڑھا ہوگا پھر اسی طرح آگے بیان کر دیا ہوگا، اس پر مزید اضافے سننے والوں کی طرف سے ہوں گے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ جس طرح یہ واقعہ نقلاً ثابت نہیں اسی طرح عقلاً بھی قابل تسلیم ہر گز نہیں بنتا اور بوجوہ چند باطل قرار پاتا ہے۔

وجہ اول

رسول اکرم ﷺ کا کوئی دانت شریف مکمل ہرگز نہیں شہید ہوا بلکہ جیسا سابقاً ذکر ہوا محض سامنے والے ایک دانت شریف کا کچھ ذرّہ برابر ٹکڑا شریف جدا ہوا جس سے اس نور کے موتیوں کی لڑی شریف کے حسن مبارک میں عجیب اضافہ ہو گیا تھا۔ جیسا کہ حضور قبلہ عالم تاجدار گولڑہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب وادیٔ حمرا شریف میں

زیارت سرورِ کائنات ﷺ سے مشرف ہوئے تو فرمایا۔

ع: چٹے دند موتی دیاں ہن لڑیاں ۔

سند المحدثین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں وشکستہ شدن دندان نہ باں معنی کہ از بیخ افتادہ باشد و در دندانہا رخنہ پیدا شدہ باشد بلکہ پارۂ ازآں اشد یعنی آپ ﷺ کے دانت شریف ٹوٹنے کا یہ معنی ہرگز نہیں کہ جڑ سے اکھڑ گیا ہوگا اور وہاں رخنہ پیدا ہوگیا ہوگا بلکہ ایک ٹکڑا شریف جدا ہوا تھا۔

(اشعة اللمعات شرح مشکوٰۃ جلد۴ صفحہ ۵۱۵ کتاب الفتن باب المبعث وبدأ الوحی الفصل الثالث زیر تحت حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

مفتی احمد یار خاں نعیمی گجراتی مرحوم لکھتے ہیں حضور انور ﷺ کی داہنی کے نیچے کی چوکڑی کے ایک دانت شریف کا ایک کنگرہ ٹوٹا تھا یہ دانت شہید نہ ہوا تھا۔

(مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح جلد۸ صفحہ ۱۰۵)

خیال رہے آج تک اکثر دنیا یہی سمجھتی رہی ہے کہ سامنے کے اوپر کے دانت شریف کو کچھ ہوا۔ حالانکہ حقیقت یہی ہے جو مفتی صاحب مرحوم نے لکھی ہے کہ نیچے کے دانت شریف کا مسئلہ ہے اور یہی بات ہمارے مستند محققین علماء ربانی نے لکھی ہے چنانچہ سیرت ابن ہشام میں ہے ”وذکر ربیع بن عبدالرحمن بن ابی سعید الخدری عن ابیہ عن ابی سعید الخدری ان عتبۃ بن ابی وقاص رمی رسول اللہ ﷺ یومئذ فکسر رباعیتہ الیمنی السفلی وجرح شفتہ السفلی“

(الرّوض الانف وبھامشہ السیرۃ النبویہ لابن ہشام جزء ثانی صفحہ ۳۵ اعبدالتواب اکیڈمی بوھڑ گیٹ ملتان)

ارشادالساری شرح بخاری کتاب الجہاد میں ہے

''قال حدثنا اسحٰق بن نصر حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن همّام انهٗ سمع أ با هريرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ اشتد غضب الله على قوم فعلوا بنبيته يشير الى كسر رباعيته اى اليمنى السفلى''

(ارشادالساری جلد۶ صفحہ۳۰۶مطبوعہ بیروت لبنان)

تحفت الباری شرح بخاری میں ہے

حدثنا اسحٰق بن نصر حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن همّام سمع اباهريرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ اشتد غضب الله على قوم فعلو بنبيه يشير الى رباعيته الخ

(كتاب المغازی صفحہ ۳۳۲ بیروت لبنان)

جب یہ ثابت ہوا کہ آنحضرت ﷺ کا کوئی دانت شریف مکمل شہید نہیں کیا گیا تو حضرت قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بات جوڑنا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے کہ انہوں نے اپنے بتیس نکال دیئے پھران کے لئے کیلے کا درخت اگایا گیا جب اصل سرے سے ثابت ہی نہیں تو باقی عمارت اس پر قائم کرنا کیسے درست وثابت ہوگا؟

خیال رہے کہ مولانا فیض احمد اویسی صاحب نے دندان شکنی کے ثبوت میں ایک واہیات، خرافات ومکذوبات پر مشتمل ایک رسالہ ترتیب دیا ہے جس میں سب سے بڑی غلطی یہ کی ہے کہ لکھ دیا کہ رسول اکرم ﷺ کے (معاذ اللہ) چار دانت سامنے کے شہید ہوئے تھے یعنی جڑ سے نکل گئے۔ شاید حضرت جی رَبَاعِیَت (جس کا معنی سامنے کی چوکڑی کا ایک دانت ہے) کا معنی چار دانت سمجھ بیٹھے ہوں گے حالانکہ عربی

میں جس کا معنی چار ہے وہ لفظ "اربعۃ" ہے نہ کہ رباعیہ بہر کیف مذکورہ رسالہ کا رد لکھنے کی ضرورت اس لئے نہیں کہ وہ اپنا رد آپ ہے اس کو دلیل کے لئے پیش نہیں کرے گا مگر جاہل۔

وجہ دوم

آنحضرت ﷺ کے ساتھ جو کچھ ہوا وہ کفار کی جانب سے تھا نہ کہ سرکار ﷺ نے اپنے ساتھ خود کیا تھا تو میں پوچھتا ہوں کہ دانت توڑنا کفار کی سنت بنے گا یا حضور پاک ﷺ کی؟ ظاہر ہے جواب اول ہوگا تو بتایئے عشاق کفار کی سنت ادا کرتے ہیں؟

ع بریں عقل و دانش بباید گریست

اسی احد میں جہاں یہ واقعہ پیش آیا وہیں کفار نے چہرۂ انور پر زخم بھی لگائے، سر مبارک کو زخمی بھی کیا اسی طرح مکہ شریف میں اوجھڑی پشت مبارک پر پھینکی گئی تو حضرت قرنی رضی اللہ عنہ نے یہ سارے کام اپنے ساتھ کیوں نہ کیے؟

اس لئے کہ ایک تو یہ سراسر جہالت شمار ہوگا اور دوسرا خلاف شرع بھی۔

آج کے ان جہلا کو دعوت دیتے ہیں کہ تم بھی ویسا کرو جیسا کہتے ہو کیونکہ تمہارے نزدیک یہ سنت خواجہ قرنی ہے بلکہ تمہارے اس جھوٹے واقعہ کے مطابق ایک اصول وضع ہو گیا کہ جیسا کسی کے محبوب کے ساتھ لوگوں نے کیا ویسا اس کو اپنے ساتھ کرنا چاہیئے لھذا سیدنا قرنی کی ہی کیا تخصیص؟ سید عالم ﷺ اور دیگر انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام، صحابہ کرام، اہلبیت عظام، جملہ اولیا کرام اور علماء ربانی کے ساتھ دین دشمنوں نے (قتل سے لیکر تمام مظالم و زیادیاں) جو کچھ کیا ہے وہ سب کچھ تمہیں اپنے ساتھ

کرنا چاہیئے ان احمقوں سے گزارش ہے کہ خوب جان لو کہ یہ خبیث مذہب روافض کا ہے وہ ماتم وغیرہ اسی اصول پر کرتے ہیں اور یہ واقعہ مذمومہ بھی انہیں خبیثوں کی اختراع اور ملاوٹ ہے کیونکہ اس واقعہ مذمومہ کا وجود سب سے پہلے صرف تذکرۃ الاولیاء تصنیف شیخ عطار میں ملتا ہے وہ رافضیوں کے علاقہ میں رہتے تھے ان کی کتب مبارکہ رافضیوں کے ظلم وزیادتی کا کافی شکار رہی ہیں مثلاً پندنامہ معروف درسی کتاب ہے لیکن جو پندنامہ ایران سے شائع ہوا ہے اس میں پوری سرخی غائب کر کے اس کی جگہ اور ڈال دی ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو

باب در فضیلت آئمہ دین

آن اما مانی کہ کردند اجتهاد
رحمت حق برروان جملہ باد
مرتضا آن رازدار انما
آن سراج امتان مصطفا
بود نور حق قرین جان او
برگذشت از عرش حق ایوان او
پس حسن آنکہ حسین فرزند او
کہ غذاشان بود از انوار هو
جملہ فرزند انشان نور بصر
یافت ز ایشان دین احمد زیب وفر

روح شان در صدر جنت شاد باد
قصر دین از علمشان آباد باد

پندنامہ مطبوعہ تہران ص ۴

ان خبثاء کے اس مکروفن کا علم حاصل کرنے کے لئے شیخ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب تحفہ اثنا عشریہ کا مطالعہ کرنا چاہیے۔

اس تحقیق کے بعد جواب یہ ہے کہ اس واقعہ مکذوبہ کا منکر کسی حدیث کا منکر نہیں بلکہ ایک صریح جھوٹ کا منکر ہے۔

اس کا منکر ہرگز واجب القتل نہیں اور جائز القتل بھی نہیں بلکہ محرم القتل ہے اور جس نے اس کو واجب القتل کہا یا جانا اس پر توبہ فرض ہے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ احکم واتم

کتبہ فضل احمد الچشتی الاہوری

یوم الخمیس ۱۳ من ذیقعدۃ الشریفہ ۱۴۲۹ھ۔

درسی و غیر درسی تمام کتب دستیاب ھیں

انتخاب جلالین و مشکوٰۃ شریف
انتخاب حدیث اوّل
انتخاب حدیث دوم
انوار الحدیث
ابواب الصرف
احسن التجوید
الحق المبین
اربعین حنفیہ
اربعین نووی
اربعین نبویہ
اصول نحو
اساس عربی
اصول الشاشی (سوالاً جواباً)
العقائد والمسائل (عربی)
العقائد والمسائل (اردو)
نور الایضاح (مجلد)
اصول منطق
انوار شریعت
انشاء العربیہ (دو حصے)
تیسر ابواب الصرف
ریاض الصالحین
منیۃ المصلی
مالا بد منہ
علم التجوید
علم القرآن
سیرت مصطفیٰ
جنتی زیور

تلخیص المنطق
تعلیم المنطق
تسہیل الصرف
تسہیل النحو
تسہیل المنطق
تلخیص اصول الشاشی
تفہیم النحو
تعلیم الصرف
خاصیات ابواب
خلفائے راشدین
خلاصۃ الہدایہ
شرح مائۃ عامل
صرف بہائی
صرف بھتر ال
صرف میر
علم الصیغہ
علم النحو
احسن التجوید
علم الصرف (کامل)
مفتاح المرقاۃ
مقدمۃ التجوید
منیۃ المصادر
مراح الارواح (سوالاً جواباً)
قانون شریعت
سیرت رسول عربی
ہمارا اسلام
سنی بہشتی زیور

ادارہ کی دیگر مطبوعات

بد مذاہب پر سختی کے موضوع پر یک صد احادیث کا نادر مجموعہ

اربعین شدت

مصنف
حضرت علامہ مفتی محبوب علی خان رضوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب و تخریج
حافظ محمد صابر حسین چشتی صاحب

ایہا العلماء والطلاب خذوا الکتاب المستطاب

الجواہر الادب

من کلام سید العرب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مصنف
استاذ الاساتذہ مفکر اسلام فضیلۃ الشیخ
حضرت علامہ مفتی فضل احمد الجشتی الاہوری

ارشاد الحیاریٰ

فی تحذیر المسلمین من مدارس النصاریٰ

مصنف
السید حضرت امام یوسف بن اسماعیل النبہانی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ
حضرت علامہ مفتی احمد سعید صاحب مدظلہ

دور حاضر کے عظیم فتنوں کا اولین

انکشاف

مصنف
مفکر اسلام استاذ الاساتذہ فضیلۃ الشیخ حضرت علامہ
مفتی فضل احمد چشتی قادری صاحب دامت برکاتہم العالیہ

انوار شریعت

مصنف
حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی رحمۃ اللہ علیہ

توضیح
حافظ محمد صابر حسین چشتی

توضیح العقائد

مصنف
حضرت الشاہ محمد رکن الدین محدث الوری رحمۃ اللہ علیہ

تخریج و ترتیب
حافظ محمد صابر حسین چشتی

ناشر

غوثیہ کتب خانہ

مین بازار مجاہد آباد مغلپورہ لاہور فون: 042-6103874، موبائل: 0307-4537073